سوال

(233) بیوی سے عزل کرناتاکہ وہ تعلیم مکمل کرسکے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب دوسال یااس سے بھی زیادہ مدت کی تعلیم باقی ہو توکیا بیوی سے عزل یا کوئی اور صورت جائز ہو سکتی ہے کہ حمل نہ ٹھہرے اوروہ دینی تعلیم مکمل کرلے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام میں نکاح کے مقاصد میں نسل کا وجوداور کثرت امت شامل ہے اس کی دلیل یہ حدیث ہے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تزوجوا الودود الولود فإني مكاثر بكم الأمم يوم القيامة"

"میں (روز قیامت) تمھاری کثرت کے باعث امتو ںپر فخر کرنا چاہتا ہوں اس لیے تم بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی خواتین سے ہی نکاح کرو۔(صحیح ارواء الغلیل 1784۔آداب الزفاف ص/133۔132۔ابو داؤد2050۔کتاب النکاح باب النھی عن تزویج من لم یلد من النساء احمد3/158۔الحلیۃ لابی نعیم 219/4طبرانی اوسط کنافی المجمع 2235۔ابن حبان 4028۔ بیہقی 81/7)

دوسری بات یہ ہے کہ بیوی سے عزل کرنا یعنی بیوی کی شرمگاہ سے باہر ہی منی خارج کردینا ایک شرط کے ساتھ جائز ہے کہ اس میں بیوی کی اجازت ہو۔

اگروہ اس کی اجازت دے توپھر شوہر عزل کرسکتا ہے کیونکہ بیوی کو بھی استمتاع اوربچے کا حق ہے اور عزل کرنے سے یہ دونوں حق ختم ہوجاتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔کہ

"كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عزل کیا کرتے تھے اور قرآن بھی نازل ہورہا تھا۔"(بخاری 5209۔کتاب النکاح باب العزل مسلم 1440۔کتاب النکاح باب حاکم العزل ابو یعلی 2193۔ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء العزل احمد3/377 بیہقی)

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ سفیان نے کہا اگراس سے منع کیا جانا ہوتا توقرآن مجید ہمیں منع کردیتا۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ :

علمائے کرام کے ایک گروہ نے عزل کو حرام قرار دیا ہے لیکن آئمہ اربعہ کا مذہب یہ ہے کہ بیوی کی اجازت سے عزل کرنا جائز ہے ۔ (مجموع الفتاوی 110/32) (واللہ اعلم)

تیسری بات یہ ہے کہ خاوند اور بیوی کے لیے بالاتفاق مقرر مدت تک نسل کی حد بندی کرنا جائز ہے لیکن یہ کام مستقل نہیں ہونا چاہیے اور اس کے جواز میں بھی یہ شرط ہے کہ کوئی ایسا ذریعہ استعمال نہ کیا جائے جو عورت کے لیے نقصان دہ ہو۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ۔

اگر کسی عورت کو بہت زیادہ حمل ہوتا ہو اور حمل اسے بہت زیادہ کمزوری تک پہنچا دیتا ہو اور اس وجہ سے وہ یہ چاہتی ہو کہ اسے ہر دو سال بعد حمل ٹھہرے تو اس کے لیے منع حمل جائز تو ہے مگر یہ شرط ہے کہ اس کے خاوند نے اسے اس کی اجازت دی ہو اور ایسا کرنے سے اسے ذاتی طور پر بھی کوئی نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ (واللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص300

محدث فتویٰ